

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَضَائِلُ وَمَسَائِلُ

رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ

مَعَ

التَّحْقِيقِ فِي كَلَامِ اَنْبِيَاؤِ

مَدْرِیْطِیۃُ الْقُرْآنِ وَ الْحَدِیْثِ اسحاق آباد

چوک چورسہ، ڈیرہ غازی خان، پاکستان

مَرْتَبَاۃُ
حَافِظِ عَبْدِ الْغَنِی

دولت کے پجاری کا انجام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (ایک بڑے دولت مند مگر کنجوس) آدمی کو پکڑ کر بکری کے بچے کی طرح گھسیٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھے دولت، عزت، شہرت اور بے شمار انعامات سے نوازا تھا تو نے انہیں کہاں خرچ کیا؟ انسان عرض کرے گا اے میرے رب! میں تو دولت جمع کر کے بڑھاتا رہا اور مرتے وقت کئی گنا بڑھا چڑھا کر پیچھے چھوڑ آیا ہوں اگر مجھے ایک بار دنیا میں واپس جانے دیا جائے تو وہ ساری دولت تیرے نام پر نچھاور کر کے آؤں؟ مگر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مجھے تو وہ مال دکھا جو تو اپنی زندگی میں میرے نام پر دے آیا ہے؟ انسان دوبارہ عرض کرے گا کہ میں پہلے تو تیرے نام پر کچھ بھی دے کر نہیں آیا اگر ایک بار پھر دنیا میں بھیجے تو ساری دولت تیرے نام پر خرچ کر کے آ جاؤں گا آخر کار جب دنیا کا پجاری اور کنجوس اپنے ہاتھ سے اللہ کے نام پر خرچ کیا ہوا کچھ بھی نہ دکھا سکے گا تو اس کو اٹھا کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب الرقاق ص ۴۴۲)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

روزہ

ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے جو سب عاقل، بالغ، تندرست، یقیناً مسلم، مرد و عورت پر فرض ہے جب کہ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (سورۃ البقرہ) ترجمہ: اے ایمان والو! روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پر ہیز گاہ بن جاؤ۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا۔
”رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ“ (ترمذی)
ذلیل و خوار ہر وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا لیکن اس نے (روزے رکھے اور توبہ استغفار کر کے) اپنے گناہ نہیں بخشوائے اور پورا رمضان شریف یہی گزاریا۔

(۳) ایک مرتبہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
”مَنْ أَظْهَرُ مَا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ وَخَصَّيْتُمْ وَلَا تَصُومُنَّ لَمْ يَكُنْ عَنْهُ حَوْزُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۷)
ترجمہ: جس شخص نے بغیر کسی شرعی عذر اور مرض کے رمضان شریف کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا بعد میں اس کے بدلے اگر ساری زندگی بھی روزے رکھے تو ثواب میں اس کے برابر نہیں ہو سکتے۔

(۴) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
”لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا فِي رَمَضَانَ لَمَنْتَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ تَكُونَ السَّنَةُ كُلُّهَا رَمَضَانَ“ (ترمذی و بہقی)
ترجمہ: اگر اللہ کے بندے رمضان شریف کی فضیلت معلوم کر لیتے تو میری امت سارا سال رمضان شریف کی خواہش مند ہوتی۔

یہی وجہ ہے فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں۔
قَوَاعِدُ الدِّينِ ثَلَاثَةٌ شَهَادَةُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ
رَمَضَانَ مِنْ تَرَكْ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فَهُوَ كَافِرٌ (کتاب البکائر)

ترجمہ: اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے یعنی (۱) توحید و رسالت (۲) نماز
(۳) رمضان المبارک کے روزے اگر کسی نے جان بوجھ کر ان میں سے کسی
ایک کو بھی چھوڑ دیا تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اس لیے تمام مسلمان
مرد و خواتین اس مقدس مہینے کو غنیمت سمجھ کر اس کے روزے رکھیں اور
اس کا احترام کریں، کیا معلوم تھے رمضان شریف آپ کی زندگی کا آخری رمضان
ہو کیونکہ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں، سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

روزہ رکھنے کا ثواب ”مَنْ حَمَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“ ترجمہ: جو آدمی ایمان کی حالت میں
اور ثواب سمجھ کر رمضان المبارک کے روزے رکھے یا لیلۃ القدر والی رات
عبادت کرے اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف فرمادیتے ہیں (بخاری)

روزے کا احترام روزے دار کا بد کلامی گالیاں دینے اور کسی کی غیبت
سے پرہیز کرنا از حد ضروری ہے کیونکہ جب وہ
رضا الہی کے لیے صبح سے شام تک رزقِ حلال کھا رہے ہو پھر ہیز کرتا ہے اور حلال
چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام کرتا ہے تو جو چیز ہیبت سے ناجائز و حرام ہیں
وہ روزے کی حالت میں کیسے جائز ہو سکتی ہیں؟ روزے کی حالت میں
فحش کلامی اور بد زبانی کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت
منع فرمایا ہے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے۔

”مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّدِّ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ اَنْ يَدَعَ
طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ“ (بخاری و مسلم) ترجمہ: جس آدمی نے جھوٹ

اور فحش گوئی سے اجتناب نہیں کیا تو اس کا کھانا پینا چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ پر
نزدیک کسی کام کا نہیں ہے۔

افطاری میں جلدی کرنی چاہیے۔ آفتاب کے غروب ہونے کے بعد
روزہ کھولنے کا وقت ہے اس لیے

روزہ کھولنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے
جب تک لوگ افطاری کرنے میں جلدی کریں گے ان کا دین ہمیشہ غالب رہے گا
کیونکہ یہود و نصاریٰ افطاری میں تاخیر کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ
وہ بندے زیادہ پیارے ہیں جو افطاری کرنے میں جلدی کرتے ہیں (ترمذی)
(۲) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب
منشرق کی طرف رات کے آثار نمودار ہو جائیں اور مغرب کی طرف آفتاب غروب

ہو جائے تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)
روزہ افطار کرنے کی دعا ”اللّٰهُمَّ لَكَ حُمْتُ وَاَعْلَىٰ رِزْقِكَ
اَفْطَرْتُ“ (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ میں نے ترا کی رضا کے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے
ہوئے رزق سے افطار کرتا ہوں۔

(۲) جب روزہ افطار کر لیں تو پھر یہ دعا پڑھیں۔

”ذَهَبَ الظَّمْأُ وَأَبْطَلَتِ الْعُرُوقُ وَفُتِيَ الْمَاجِرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ“
ترجمہ: پیاس بجھ گئی۔ رگیں تر ہو گئیں انشاء اللہ اجر ثابت ہو گیا (ابوداؤد)
روزہ افطار کرانے کا ثواب کسی دوسرے روزہ دار کا روزہ کھلوانا بڑے
ثواب کا کام ہے۔ عزیز واقارب کے روزہ

افطار کرانے کے ساتھ ساتھ فقراء و مساکین اور یتیم و یتیموں کے یہاں اور
مساجد میں بھی افطاری بھیج کر ثواب اخروی میں سبقت کرنی چاہیے نبی پاکؐ
کا ارشاد ہے جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرے گا اس کے بدلے اس کے
تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اس کو دوزخ سے آزاد کرنا جائے گا۔

اور اس کو روزہ رکھنے والے برابر ثواب بھی ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب اس قدر طاقت نہیں رکھتے کہ روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا سکیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر کوئی مغرب آدمی خلوص نیت کے ساتھ ایک گھونٹ دودھ، نسی یا گھور کا ایک دانہ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو رادہ پانی کا صرف ایک گھونٹ ہی پلا دے تو اس کو بھی اس کا ثواب ہوگا (مشکوٰۃ)۔
 سبحان اللہ! ملاحظہ فرمایا آپؐ نے روزہ افطار کرانے کا ثواب کس قدر ہے۔
وہ کام جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے (۱) جان بوجھ کا کھانا پینا۔
 (۲) حیض و نفاس کا آنا۔

(۳) جماع کرنا (۴) جان بوجھ کرتے کوٹنا (۵) پان پٹری اور حقہ بنیاد (۶) حقہ کرنا
وہ کام جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا (۱) مسواک کرنا (۲) سرمہ تیل خوشبو اور میکا
 لگانا (۳) بستر طہیّت قوت کا کام

بہتر یہ ہے کہ اگر روزے کے دوران بیمار ہو جائے تو روزہ توڑ کر اپنا علاج کر لیتے بعد میں اس کی قضا دے۔ (۴) دن کے وقت احتلام کا ہو جانا۔
 (۵) خود بخود قے آنا (۶) کھجور کا حلق میں چلا جانا (۷) بھول چوک کر کھالی لینا
روزہ توڑنے کا کفارہ جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفارہ ادا کرنا یہی
 تین صورتیں ہیں (۱) غلام آزاد کرنا (۲) غلام آزاد کرنا (۳) غلام آزاد کرنا
 (۴) ساٹھ دن تک مسلسل روزے رکھنے (۵) ساٹھ مساکین کو کھانا کھلایا جائے
 یعنی اپنی حیثیت کے مطابق ایک دن کے خرچ کے حساب سے مساکین کو
 کھانا کھلایا جائے یا رقم دی جائے۔

کن پر روزہ فرض نہیں بیمار، مسافر، حاملہ اور مرضہ (دودھ پلانے والی) اگر روزہ رکھنے میں وقت محسوس کریں تو روزہ رکھیں، البتہ بیمار تندرست ہو کر، مسافر گھر واپس آ کر، حاملہ وضع عمل کے بعد اور دودھ پلانے والی دودھ چھڑانے کے بعد چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا ضرور کریں۔ اسی طرح وہ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں جو

زیادہ کمزوری کی وجہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو وہ ایک روزہ کے چھ لے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ (بخاری)

اعتکاف کے مسائل اور ثواب اعتکاف کے لغوی معنی ٹھہرنے کے ہیں اسلامی اصطلاح میں دنیا کے

۱۴۸۰ھ کا دارچمبر ذکر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے رمضان شریف کے آخری عشرہ میں مسجد کے ایک کونہ میں بیٹھنے کو اعتکاف کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے وصال والے سال آپؐ نے دس دن کی بجائے بیس دن کا اعتکاف فرمایا (بخاری مسلم) اعتکاف میں کثرتِ نوافل، تلاوتِ قرآن مجید، ذکر الہی اور دُورِ شریف پڑھنے میں مشغول رہنا چاہیئے، اعتکاف کی بڑی فضیلت آئی ہے، آپؐ کا ارشاد ہے جس نے دس دن اعتکاف کیا اس کو دوح اور دو عمرہ کا ثواب ملے گا (بیہقی) اعتکاف کرنے والا بغیر کسی مجبوری کے مسجد سے باہر نہ نکلے البتہ فضلے حاجت اور نمازِ حید کے لیے نکلنا جائز ہے مرد کی طرح عورت بھی مسجد میں اعتکاف پڑھ سکتی ہے۔ معتکف ۲۱، رمضان المبارک صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو اور چاند دیکھ کر باہر نکلے۔

التحقیق فی رکعاتِ اربع تراویح، ترویج کی جمع ہے جس کے معنی آرام کرنا، بستانا آتا ہے رات کو بعد نمازِ عشاء صبح صادق سے پہلے

جو نفلی نماز پڑھی جاتی ہے اس کو ابتدائے اسلام میں قیام اللیل، تہجد اور رمضان المبارک کی نسبت سے قیام رمضان بھی کہا جاتا تھا۔ کتب احادیث میں اسی نام سے اس کے باب شہ سرخیوں سے موجود ہیں اور تراویح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے خود صرف تین راتیں ہی پڑھائیں، بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرکاری طور پر اس کی جماعت کا اہتمام فرمایا۔ تراویح میں چوتھو تک لمبی قرأت کی وجہ سے طویل قیام کمزور یا پڑتا تھا۔ (قاری) ایک رکعت میں دو سو آیتیں یا آٹھ رکعات میں پوری سورۃ البقرہ پڑھتا تھا۔ مشکوٰۃ (ص ۱۱۵) تو اس

قدر طویل قیام کی وجہ سے صحابہ کرام چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر کے لیے آرام کر لیتے تو یوں اس نفلی عبادت کا نام قیامِ رمضان سے تراویح پڑ گیا۔
(سنن بیہقی ج ۲ ص ۴۹)

تراویح پڑھنے کا ثواب ۱۔ عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایماناً واحتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلة القدر ایماناً واحتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان المبارک میں تراویح ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے پڑھیں یا ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلة القدر کی تمام رات عبادت کی تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جلتے ہیں (بخاری و مسلم ۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز انسان کو اس کے دونیک عمل جہنم میں جانے سے بچائیں گے۔ ۱۔ روزہ ۲۔ قرآن مجید، روزہ کہے گا اے اللہ یہ بندہ میری خاطر دن کے وقت کھانے پینے اور خواہشات نفسانی سے رُکاوہ اور قرآن مجید کہے گا اے اللہ یہ بندہ روزہ کے سبب کمزور ہونے کے باوجود رات کو تراویح میں مجھے پڑھتا اور سُنتا رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے روزہ اور قرآن مجید کی سفارش پر جہنم سے آزاد فرمائیں گے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۴۳) ۳۔ حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تراویح باجماعت ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے تمام رات عبادت کے برابرہ ثواب عطا فرمائیں گے۔

(ابن ماجہ باب قیام شہر رمضان)

مسنون رکعت تراویح آٹھ ہیں یا بیس آٹھ اور بیس تراویح کا مسئلہ
ہمارے ملک میں خوا مخواہ کی

بحث اور الجھاؤ کا موضوع بنا ہوا ہے۔ اس مسئلہ کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینے کی اشد ضرورت ہے تاکہ حقیقت سب پر واضح ہو جائے اس سلسلہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ہمیں تسلیم و اختلافی امور اور تنازعات میں ایک سنہری اصول بتایا کہ **وَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ** ان کُنتُمْ تَوَاقُونَ **بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ** ”سورۃ النسا آیت ۵۹ ترجمہ: اگر کسی معاملے میں تمہارے درمیان اختلافات پیدا ہو جائیں تو اس کا حل صرف یہ ہے کہ اسے کتاب اللہ اور سنت رسول کی طرف لٹاؤ اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو تو رہنا ہم سب سے پہلے

یہ مسئلہ حدیث شریف میں دیکھتے ہیں پھر حضرت عمر فاروقؓ کے سرکاری حکم کا جائزہ لیں گے اور اس کے بعد اس کی تائید میں مزید چند مستند علماء احناف کے اقوال بھی پیش کریں گے کیونکہ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ اصل دین آمد کلام اللہ معظم و اشتن۔ پس حدیث مصطفیٰؐ بحال مسنون دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو صدقِ دل سے کتاب و سنت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین اور قیامت کے روز حاملین کتاب و سنت کے گروہ سے اٹھائے۔ ثم آمین۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ترجمہ: اس پر بھی اگر یہ لوگ مائیں تو کہہ دے مجھے تو بس اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

سنت کے گروہ سے اٹھائے۔ ثم آمین۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ترجمہ: اس پر بھی اگر یہ لوگ مائیں تو کہہ دے مجھے تو بس اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عظیم عرش کا مالک ہے۔ (سورۃ توبہ)

پہلی دلیل: عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ

سأل عائشۃ کیف كانت صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان یزید فی رمضان ولا غیرہ علی

احدی عشرۃ رکعۃ۔ الخ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے ام المؤمنین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے

وقت تہجد یا تراویح میں کتنی رکعات پڑھتے تھے تو اماں عائشہ نے

جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ

رکعات ہی پڑھتے تھے، آپ پہلے چار رکعات پڑھتے تھے اس کے بعد چار

رکعات پڑھتے اس کے بعد پھر تین رکعات پڑھتے حضرت عائشہ

فرماتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو

جاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں

مگر دل نہیں سوتا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۴ و صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۵۴)

دوسری دلیل: رمضان المبارک میں ایک بار حضرت ابی بن کعب

نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ رات

میرے ساتھ عجیب واقعہ پیش آیا مجھے میرے گھر کی خواتین نے کہا

ہم زیادہ قرآن تلاوت نہیں کر سکتیں لہذا آج رات آپ ہی ہمیں

تراویح میں قرآن مجید سنائیے چنانچہ میں نے انہیں اٹھ رکعات تراویح

اور وتر پڑھائے (یعنی کیا میں نے پوری تراویح پڑھائی) تو آپ

نے تمام واقعہ سن کر خاموشی اختیار کی (جو رضامندی کی علامت ہے)

(قیام اللیل اہم مرزوی)

تیسری دلیل عن جابرؓ قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان ثمان ركعات ثم اوتر (المحدث)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے رمضان المبارک میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات تراویح اور اس کے بعد وتر پڑھائے (ابن جابر بن ابی خنیمہ) یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے اور کسی محدث نے اس حدیث کو ضعیف نہیں لکھا۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۶۳۵)

تراویح کے بارے میں حضرت عمرؓ کا سرکاری حکم کیا تھا۔ عن السائب بن یزید انه

قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب وتسميم الداری ان يقوما للناس باحدى عشرة ركعة (الموطاء امام مالك)

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تسمیم داری کو حکم دیا کہ وہ دونوں لوگوں کو گیارہ رکعت تراویح پڑھائیں اس سے مراد آٹھ رکعت تراویح اور تین وتر ہیں۔ البتہ حضرت عمرؓ کی طرف سے رکعات تراویح والی جو روایت منسوب کی جاتی ہے وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں ایک راوی یزید بن رومان ہے جس نے حضرت عمرؓ کا زمانہ تک نہیں دیکھا۔ کبے شاہ غزوہ حنفی علما کرام بھی ہیں۔ چنانچہ علامہ عینی، حنفی و علامہ زبیدی حنفی اپنی کتب بحوالہ اہل السنۃ والجماعہ میں فرماتے ہیں یزید بن رومان لم یدرک عمرؓ یعنی یزید بن رومان نے حضرت عمرؓ کو فاروقؓ کا زمانہ نہیں دیکھا اور جن لوگوں نے حضرت عمرؓ کو فاروقؓ کا زمانہ دیکھا وہ کہتے ہیں کہ جناب امیر المومنینؓ نے گیارہ رکعت کا ہی حکم صادر فرمایا جیسا کہ سائب بن یزید کی روایت پہلے گزر چکی ہے اس لیے امام مالک

فرمایا کرتے تھے وَالَّذِي اخَذَ بِهِ نَفْسِي فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي
 جَمَعَ عَمْرٌ عَلَيْهِ النَّاسُ اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوُسْطَى وَهِيَ صَلَوةُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (کتاب المحاورث والبدع علیہ)
 ترجمہ: تراویح کے بارے میں میں نے اپنے لیے وہی راستہ اختیار کیا جس کا
 حضرت عمرؓ نے حکم دیا تھا یعنی گیارہ رکعت تراویح اور تین وتر۔ یہی طریقہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے فیصلہ کے
 خلاف کسی نے آواز نہیں اٹھائی ورنہ اجلہ صحابہؓ اور تابعین موجود تھے۔
 کوئی تو کہتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بیس رکعت ہیں آپ آٹھ کا حکم
 فرما رہے ہیں؟ تو معلوم ہو کہ آٹھ رکعات پر تمام صحابہؓ کا اجماع تھا،
 باقی حنفی لوگ سنن کبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶ کی جو حدیث پیش کرتے ہیں کہ
 کَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي
 شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً "یعنی لوگ حضرت عمرؓ کے
 زمانہ میں بیس رکعات پڑھتے تھے یہ روایت بھی ضعیف ہے اس کے
 علاوہ اس سے یہ بات بھی ثابت نہیں ہوتی کہ حضرت عمرؓ نے بیس رکعات
 پڑھنے کا حکم دیا ہو۔ اصل چیز یہی ہے دیکھنے کی کہ آپؐ نے خود کتنی
 رکعات پڑھانے کا حکم فرمایا اور جس کام کا آپؐ نے حکم نہیں دیا اس
 کو ان کی طرف منسوب کرنا سینہ زوری نہیں تو اور کیا ہے۔

رکعات تراویح کی صحیح تعداد علمائے احناف کی نظر میں

امام محمدؒ امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں میں سے ایک اہم شاعر و شاعر کیے جاتے ہیں اور حنفی مسلک
 کا زیادہ تر دار و مدار بھی امام محمدؒ کی تصانیف پر ہی ہے۔ ان کی مشہور تصنیف

موطا امام محمدؒ ہے اور احناف میں اسے خصوصی امتیاز حاصل ہے۔ امام محمدؒ اپنی اسی کتاب میں ایک باب یوں قائم کرتے ہیں ”باب تیام مشہور رمضان“ ص ۱۳۸۔ باب کے حاشیہ پر مولانا عبدالحی لکھنوی حنفیؒ نے لکھا ہے کہ تیام شہر رمضان سے مراد تراویح ہے۔ امام محمدؒ باب میں بخاری شریف جلد ۱ ص ۱۵۴ والی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے لائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ تراویح نہیں پڑھتے تھے اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ”وہذا کلمہ فاخذ“ یعنی ہم بھی اس کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام محمدؒ کے نزدیک گیارہ رکعت تراویح مع وتر ہی سنت نبویؐ ہے اور وہ ”کلمہ فاخذ“ سے صاف واضح ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے کیونکہ امام ابو حنیفہؒ سے بھی بیس رکعات تراویح صحیح سند کے ساتھ قطعاً ثابت نہیں۔ ہاتھ بٹاؤ تم ان کتم صادقین ط

علامہ بدیع الدین عینی حنفیؒ اپنی مشہور تصنیف عمدة القاری شرح صحیح بخاری ج ۷ ص ۷۷ طبع منیر یہ میں رقمطراز ہیں ”فان قلت لم یثبت فی الرویات المذکورة عدد الصلوة التي صلاها رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی تلك الیالی قلت روی ابن خزيمة وابن جبان من حدیث جابر رضی اللہ عنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ثمان رکعت خم او من ترجمہ۔ اگر تو دعویٰ کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تین راتوں میں جماعت سے تراویح پڑھیں ان میں یہ واضح نہیں ہوتا کہ آپ نے کتنی رکعات پڑھائی تھیں تو میں کہوں گا

ابن حزمیہؒ اور ابن جبان میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان راتوں میں آٹھ رکعات ہی پڑھائی تھیں اس کے بعد وتر پڑھا۔

مولانا عبدالحی لکھنویؒ فرماتے ہیں "واما العدد فروی ابن حبان وغیرہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی ہم فی تلك الليالي ثمان ركعت وثلاث ركعات وقرأ ترجمۃ: سوال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تین راتوں میں تراویح پڑھائی تھیں ان کی تعداد کتنی تھی؟ تو اس سلسلہ میں ابن جبان وغیرہ میں ہے کہ آپ کی تراویح آٹھ رکعات تھیں۔ (عمدة الرعاۃ ج ۱ ص ۲۰۷) اور تعلیق المجد ص ۱۳۸ پر علامہ عبدالحی لکھنویؒ آٹھ رکعات تراویح والی حدیث لکھنے کے بعد فرماتے ہیں "وهذا صَحَّ الحديث" یعنی یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

شیخ عبدالحی دہلویؒ فرماتے ہیں "والصحيح ما روتہ عائشۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی احدى عشرة ركعة كما هو عادته في قيام الليل" (ما ثبت بالسنة ۲۹۹) یعنی صحیح بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح گیارہ رکعات ہی تھیں جیسا کہ دوسری عام راتوں میں آپ کی عادت مشریفہ ہوتی تھی، اسی طرح شیخ عبدالحی دہلوی اپنی ایک دوسری کتاب مدارج النبوة ج ۱ ص ۷۵ پر لکھتے ہیں "تحقیق آنست کہ صلوة آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) در رمضان ہماں نماز متعاد اور دو یا زودہ رکعات کہ دائم تہجد می گذارد، چنانکہ معلوم گردد، یعنی تحقیق شدہ بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں گیارہ رکعات ہی تراویح پڑھا کرتے تھے، جیسا کہ آپ کی

عادت مبارکہ تھی۔ دوسری عام راتوں میں تہجد کے وقت بھی گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔

دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کشمیری کا اعلانِ حق

مکتبہ دیوبند کی مسلمہ شخصیت اور دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا انور شاہ کشمیری دیوبندی ڈنکے کی چوڑ پر اس بات کا برملا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعات ہی تھیں اور بیس رکعات والی روایت بالاتفاق ضعیفہ ہے چنانچہ ان کی اصل عبارت اور ان کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

”ولامنا من تسليم ان التراويح عليه السلام كانت ثمانية ركعات ولم يثبت في رواية من الرواية انه عليه السلام صلى التراويح والتعجد علة في رمضان - واما عشرون فهو عنه عليه السلام بسند ضعيف وضعفه اتفاق“ العرف الشذی ص ۳۰۹، بعض طبع میں ص ۳۰۲

ترجمہ: اس بات کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعات ہی تھیں اور کسی روایت میں قطعاً یہ بات ثابت نہیں کہ آپ نے تراویح و تہجد الگ الگ پڑھی ہوں۔ آگے لکھتے ہیں ”صحیح بات یہ ہے کہ آپ کی نماز تراویح صرف آٹھ رکعات ہی تھیں اور بیس رکعات والی روایت ضعیف ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ (نحوالہ بخاری شریف)

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تراویح کے بارے میں ایک وضاحت

بعض لوگ کہتے ہیں ہم میں رکعات تراویح اس لئے پڑھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بھی میں رکعات ہی پڑھائی جاتی ہیں اگر تراویح میں رکعات سنت نہ ہوتیں تو حرمین شریفین میں کبھی نہ پڑھائی جاتیں وغیرہ وغیرہ۔

جواب۔ اصل بات یہ ہے کہ آل سعود سے پہلے ترکی دور میں جاز مقدس میں شرک و بدعت کا دور دورہ تھا حتیٰ کہ بیت اللہ شریف میں چار مصلے چاروں اماموں کے نام پر الگ الگ بنے ہوئے تھے ہر فرقہ دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھتا تھا۔ صحابہ کرام کی قبروں پر چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے۔ شاہ عبدالعزیز بن سعود نے جاز شریف پر قبضہ کرتے ہی تمام شرکیہ اور بدعیۃ امور ختم کر دیئے البتہ مباح چیزیں علیٰ حال رہنے دیں جن میں سے ایک تراویح کا مسئلہ بھی تھا چونکہ تراویح ایک نقلی عبادت ہے جو حسب توفیق جس قدر کوئی عبادت کر سکتا ہے کرے اس کی کوئی حد بندی نہیں البتہ مسنون تراویح صرف آٹھ رکعات ہی ہیں جیسا کہ اوپر دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور یہی فیصلہ ملک سعودی عرب کے علماء کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب میں حرمین شریفین کے علاوہ دوسری مساجد میں آج بھی آٹھ رکعات ہی تراویح پڑھائی جاتی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ

اگر ہمارے خفی بھائی میں رکعات تراویح کے مسئلہ پر حرمین شریفین کی تراویح بطور دلیل پیش کرتے ہیں تو ہمیں ان کی یہ دلیل بھی منکوحہ ہے اصلاً و مفہلاً مرحبا لیکن ایک شرط پر وہ یہ ہے کہ جس طرح وہ حرمین شریفین میں تراویح دیکھ کر ہیں رکعات تراویح پڑھ رہے ہیں اسی طرح انہیں چاہئے کہ آئندہ وہ قرأت فاتحہ، خلف الامام، رفع الیدین اور آمین بالجہر کے مسائل پر بھی عمل کریں کیونکہ بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی کے آئمہ کرام ان مسائل کا ہی قائل اور فاعل ہیں اسی طرح آئندہ ہمارے بھائی نماز وتر بھی حرمین شریفین کی طرح دو رکعات الگ اور ایک رکعات الگ پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دُتروں میں دُعاے قنوت پڑھا کریں ہمیں یقین ہے کہ اگر ہمارے خفی بھائی حرمین شریفین کے آئمہ کے طریقہ کے مطابق نمازیں ادا کریں تو ملک میں مذہبی کشیدگی بہت حد تک ختم ہو سکتی ہے۔ آئیے صدق نیت سے بسم اللہ کیجئے (حنفی بھائیو قدم برمھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔)

(اللھم ارنا الحق حقاً وارزنا الباطل باطلا آمین)

ادارہ کے بارے میں جید علماء کرام کے تاثرات

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين
اما بعد فبلغت حضرت قربة اسحاق آباد في مجموعة من المحاضرات
وشاهدت كلية القرآن والحديث النابغ للشيخ حافظ
عبد الغني حفظه الله تعالى . وان كان في قربة اسحاق آباد
بجانبه ديرة غازي خان . فوجدت ان هناك طلاب
لا يقل عددهم عن خمسة وسبعين طالباً ما بين المقيم
والمحلي ووجدت نشاط المدرسة على اتم
ما يرام . والشيخ عبد الغني واموانه نشاط
ملئوس في مجال الدعوة كذلك الا انه يحتاج الى
دعم مادي بحيث ان المدرسة لازالت تحت البناء
وتحتاج الى توسعه كذلك .

فالرجاء من الاخوة الميسورين المنفقين في سبيل الله
الاعتناء بالنام كعند المدرسة حتى يتمكن الاخوة
من استكمال البناء وتفعيل المشروع

والله الموفق والسعيد

ولتبه

الشيخ في الله

حافظ عبد الرحمن عبد الله

مدير ادارة المدارس الدعوة ابلستان

مركز الدعوة والارشاد لاہور

۱۷/۱۱/۹۷

فیضان الشیخ حافظ عبد الرحمن مکی مرکز الدعوة الارشاد لاہور کے تاثرات

الشیخ حافظ عبد الغني حفظه الله کے ادارہ کلیتہ القرآن والحديث اسحاق آباد
میں حاضر ہوا جہاں پچھتر سے زائد مقامی اور بیرونی طالبہ زیر تعلیم تھے۔ مدرسہ کی اعلیٰ
کارکردگی دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی نیز الشیخ عبد الغنی اور ان کے معاونین درس و تدریس
کے علاوہ دعوت و تبلیغ کا کام بھی بڑھ چڑھ کر کر رہے ہیں۔ ان کو مالی تعاون کی اشد ضرورت
ہے کیونکہ ان کا مدرسہ زیر تعمیر ہے اور یہ اپنے ادارہ کو توسیع بھی دینا چاہتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچہ کرنے والوں سے میری اپیل ہے کہ وہ اس ادارہ کے
ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

☎ جام پور : 18 P.A.

ادارہ تبلیغ جمعیت اہل حدیث جام پور

ضلع راجن پور پاکستان

Dated 1997/1/1

المؤمن يحمي الأبرار

والله لا يضيع أجر من أحسن عملاً -

وَمِنَ اللَّحْمِ وَنُفِطَى نَجِينَا صَدَدٌ وَأَلَا لَهُ وَصِيْدُهُ أ



۱۔ لیکچر

محمود الحسن دہلوی
 جمعیت اہل بیت علیہ السلام کے مرکز
 آغا محمد علی خان (رحمۃ اللہ علیہ)
 میر جعفر علی خان علیہ الرحمۃ کے مرکز
 ہند پر پتہ آغا محمد علی خان

الرئيس العالم لجمعية أهل البيت السرور بها كفا

جناب پروفیسر علامہ ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
(کے تاثرات)

محترم حافظ عبد الغنی غلام حسن مدیر کلیتہ القرآن و الحدیث دیرہ غازی خان
 خلوص نیت کے ساتھ دینی تعلیم کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ ادارہ تعمیر
 کرنا چاہتے ہیں یہ پسماندہ اور غریب علاقہ میں کام کر رہے ہیں یہاں کے لوگ
 تنگدستی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جو مدرسہ کے اخراجات اٹھانے سے
 قاصر ہیں۔ حافظ عبد الغنی ادارہ کی توسیع کے لئے زمین بھی خریدنا چاہتے
 ہیں۔ میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان کے ساتھ بھرپور
 مالی تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ کسی نیک عمل کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

ادارہ کی چند اہم مطبوعات

- 1- اصلاح عقیدہ توحید -2- کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں؟ (فورکریکلینڈر)
- 3- غیر اللہ کی نذر و نیاز حرام اور شرک ہے -4- وسیلہ کی حقیقت قرآن و سنت کی روشنی میں -5- کیا نبیؐ، ولی اور شہید حاضر ناظر ہیں؟ -6- شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا عقیدہ اور مسلک -7- میں نے قبر پرستی سے کیسے توبہ کی؟ (صرف کتاب) -8- بے نماز مسلمان کا عبرتناک انجام -9- پیارے نبیؐ کی پیاری نماز (پاکٹ سائز) -10- حرمت تقلید قرآن و سنت اور آئمہ اربعہ کی نظر میں -11- قرأت فاتحہ خلف الامام -12- اثبات رفع الیدین -13- آمین بالجھر -14- جماعت میں سینہ پر ہاتھ باندھنے اور پاؤں سے پاؤں ملانے کا ثبوت -15- التحقیق فی رکعات تراویح -16- اطاعت نبیؐ ضروری ہے یا جشن میلاد؟ -17- اذان کے وقت صلوٰۃ وسام پڑھنا ناجائز اور بدعت ہے -18- ماتم اور عزا داری کی شرعی حیثیت -19- رجبی کوئٹوں کی حقیقت -20- معاشرہ کی چند مہلک خرابیاں اور ان کا علاج -21- فضائل و مسائل رمضان المبارک -22- عید الفطر اور فطرانہ کے ضروری مسائل -23- فضائل و مسائل قربانی -24- شب برات کی حقیقت۔

یہ تمام لٹریچر، پمفلٹ اور اشتہار کی صورت میں دستیاب ہے۔ ان میں سے آپ کوئی اشتہار یا پمفلٹ پڑھنا چاہتے ہیں یا کسی کو پڑھانا چاہتے ہیں تو ڈاک خرچ اور اشاعت فنڈ کے لئے فی کس کے حساب سے -/20 روپے نقد یا ڈاک ٹکٹیں بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ مکمل سیٹ بمع ڈاک خرچ -/300 روپے بھیج کر طلب کیجئے۔

الدراعی الی الخیر۔ حافظ عبدالغنی آل حسن

پوسٹ بکس نمبر 45 ڈیرہ غازی خان پاکستان فون 0641-46660

اهدافِ ہکیتۃ القرآن و الحدیث اسحاق آباد

مسلمانوں کو جہاں نہ رسومات و عقائد اور مشرکانہ بدعات و خرافات کے ظلمات اور اندھیروں سے نکال کر کتاب و سنت کے مطابق شاہراہِ توحیدِ باری تعالیٰ پر چلانا اور اللہ کے برگزیدہ پیغمبرِ اہم الانبیاء خطیبِ روزِ جزا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو ملک کے کونے کونے شہر و دیہات دکان مکان دفتر امیر غریب سول اور ملازمین تک پہنچانا ہمارا نصب العین ہے۔ اس غرض کے لیے اب تک ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات اور پمفلٹ ہزاروں روپے خرچ کر کے مفت تقسیم کئے گئے جن سے لاکھوں افراد مستفید ہو کر بتشرک و بدعت سے تائب ہو کر اپنے عقیدہ و عمل کی اصلاح کر چکے ہیں۔ یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور پھر آپ جیسے مخلص دین دار اور قرآن و سنت سے محبت رکھنے والے بہن بھائیوں کے تعاون سے ہی ممکن ہوا ہے۔ آئیے اس رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں بھی (جس میں دوسرے دنوں کے مقابلے میں ستر فیصد ثواب زیادہ ہوتا ہے) اپنی زکوٰۃ و صدقات اور عام خیرات ادارہ تبلیغ کے اکاؤنٹ میں جمع کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ عَزَّوَجَلَّ اللہ تعالیٰ ہمارے دین و دنیا کے لیے باریک بینی سے دیکھتا ہے۔

الداعی الی الخیر عبد الغنی آل حسن خادمِ ہکیتۃ القرآن و الحدیث

پوشٹہ بکس 45 اسحاق آباد۔ چوک چورہٹہ ڈیرہ غازی خان